کیا احرام میں تلبیہ (یعنی لبیک اللھم لبیک) کا ورد ہر وقت کرنا ضروری ہے؟

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-530

تاریخ اجراء: 08ربیع الاول1444ھ/05اکتوبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا تلبیہ "یعنی لبیک اللھم لبیک" کا ورد حج کی طرح عمرے کے احرام میں بھی ہر وقت کیا جائے گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! عمرے کے احرام میں بھی اس کا خوب ورد کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ احرام کی نیت کرنے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ لبیک کہنا لازم اور تین مرتبہ کہنا افضل ہے۔

فتاوی عالمگیری میں احرام کی شرائط وغیرہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک الخ۔ وھی مرۃ شرط والزیادۃ سنۃ "یعنی لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک آخر تک ایک مرتبہ کہنا شرط اور زیادہ کہنا سنت ہے۔ (فتاوی ھندیہ، جلد1، صفحہ222، مطبوعہ: پشاور)

ردالمحتار میں ہے: "تکرارھا سنۃ فی المجلس الاول و کذا فی غیرہ وعند تغیر الحالات مستحب موکد اوالاکثار مطلقا مندوب ویستحب ان یکررھا کلما شرع فیھا ثلاثا علی الولاء ولا یقطعھا بکلام "یعنی پہلی مجلس اور اس کے علاوہ بھی تلبیہ کی تکرار سنت ہے، جبکہ تغیرِ حالات کے وقت تلبیہ کی تکرار مستحبِ موکد ہے اور اس کی کثرت کرنا مطلقاً مندوب ہے اور جب تلبیہ شروع کرے، تو مستحب یہ ہے کہ پے درپے تین بار اس کی تکرار کرے اور کسی کلام سے اس کو قطع نہ کرے۔ (ردالمحتار، جلد3، صفحہ562-563، مطبوعہ: کوئٹہ)

رفیق المعتمرین میں ہے: "عمرے کی نیت کرنے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ لبیک کہنا لازمی ہے، اور تین مرتبہ کہنا افضل ہے، اے مدینہ کے مسافروں: آپ کا احرام شروع ہو گیا۔ اب یہ لبیک ہی آپ کا وظیفہ اور ورد ہے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے، پھرتے اس کا خوب ورد کیجیے۔" (رفیق المعتمرین، ص24، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net